بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسىٰ أن يبعثك ربك مقاما محمودا

اے حبیب وہ دن دور نہیں جس دن آپ کو
آپ کا رب کریم مقام محمود میں پہنچائے گا

شفاعت

شفاعت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف

فقیہ العصر، بقیۃ السلف
حضرت، علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی

ناشر

ادارہ تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد فون 602292

www.alqamaronline.com - www.islamforu.com

Scanned with CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

اے حبیب وہ دن دور نہیں جس دن آپ کو
آپ کا رب کریم مقام محمود میں پہنچائے گا

شفاعت

شفاعت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف

فقیہہ العصر، بقیۃ السلف
حضرت، علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی

ناشر: ادارہ تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد فون 602292

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب : ــــــــــــــــــــ شفاعت

مصنف : ــــــــــــــــــــ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ

قیمت : ــــــــــــــــــــ

کتابت : ــــــــــــــــــــ سیّد خالد ممتاز

ٹائٹل ڈیزائن : ــــــــــــــــــــ المصطفیٰ گرافکس

تعداد ــــــــــــــــــــ 10,000

ناشر : ادارہ تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد فون 602292

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے کتاب شفاعت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ والہ وسلم تصنیف فقیہ عصر مولانا مفتی محمد امین صاحب کا مسودہ دیکھا اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ کتاب نہایت ہی مفید ہے یہ کتاب کیا ہے یہ قبر کا نور ہے یہ کتاب جنت کی راہداری ہے یہ کتاب قیامت کی ہولناک اور سخت ترین گرمی میں رحمت کی چھتری ہے۔ یہ کتاب جام کوثر کے حاصل کرنے کا پرمٹ ہے یہ کتاب پل صراط پر گزرنے کیلئے ایک نور کی سواری ہے یہ کتاب سید دو عالم حبیب خدا شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنے کیلئے ایک سند ہے۔

لہذا میری مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے اپیل ہے کہ وہ اس کو حرز جان بنائیں ہفتہ میں یا کم از کم مہینہ میں ایک بار اس کو ضرور پڑھیں تا کہ درود پاک زیادہ سے زیادہ پڑھنے کا شوق پیدا ہو اور درود پاک پڑھنے سے وہ سب کچھ مل سکتا ہے جو اس مبارک کتاب میں درج ہے۔

Scanned with CamScanner

جاگ دلا نہ ہواج غافل توں ایتھوں ٹُر جانا ھے

نازک بدن ملوک تیرا ایہ اج کل خاک سمانا ھے

مال اولاد دے لگ آکھے حق اللہ دے بھنے توں

مال اولاد تے بیوی تیری نہ تینوں چھڑ وانا ھے

نت ویکھیں توں بار لدیندے تینوں اجے نہ فکر تیاری دا

تینوں بھی جگ کہسی اک دن ٹر گیا اج فلانا اے

بھناں بھائی یار آشنائی سب مطلب دے بیلی نے

موتوں پچھے قبر توڑی کسے فاتحہ پڑھن نہیں جانا ھے

ویلا ای ہن جاگ کے کر لے نیک اعمال کمایاں توں

حشر توڑی سونا وچ قبرے خاک تے کیڑیاں کھانا ھے!

(مولانا الحاج) محمد راشد حبیب صاحب۔

مدرس اسلامک یونیورسٹی

فیصل آباد

....

الیکن درود پاک پڑھنے والوں کو نہ مٹی کھائے نہ کیڑے کھائیں۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی فضل سیدنا و مولانا محمدا ﷺ علی العالمین واتخذہ جبیبا فی الدنیا والاخرۃ وخصّ الشفاعۃ الکبری بذاتہ المبارکتہ الکریمہ و صلی اللہ تعالی علیہ والہ واصحابہ و ازواجہ المطہرات و ذریتہ الی یوم الدین۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انبیاء کرام رسل عظام علی نبینا و علیہم الصلاۃ والسلام میں سے کسی کو صفی بنایا تو کسی کو نجی، کسی کو خلیل بنایا تو کسی کو کلیم، اور کسی کو روح اللہ قرار دیا۔

لیکن ہمارے آقا رحمت دو عالم رسول مکرم ﷺ کو حبیب کا مرتبہ عطا کیا چناچہ سیدنا ابن عباس صحابی رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ ایک دن صحابہ کرام اکٹھے بیٹھے تھے انہوں نے آپس میں گفتگو شروع کر دی۔ ایک صحابی بولے! دیکھو جی اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل اپنا دوست بنالیا ہے ﴿ کتنا اونچا مقام ہے ﴾ دوسرے صحابی

بولے مرتبہ و مقام تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا کلیم چن لیا ہے۔ تیسرے صحابی بولے: دیکھو دیکھو مقام عیسیٰ علیہ السلام کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کا مقام عطا کیا ہے۔ ایک صحابی بولے ذرا آدم علیہ السلام کے مقام کو دیکھو اللہ تعالیٰ نے ان کو صفی اللہ کا مقام عطا فرمایا ہے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: میں نے تمہارا کلام بھی سنا اور تمہارا تعجب بھی دیکھا ہے سنو بے شک ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اس میں شک نہیں اور موسیٰ کلیم اللہ ہیں یہ بھی امر مسلم ہے اور عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں یہ بھی امر مسلم ہے اور آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں یہ بھی امر مسلم۔ لیکن کان کھول کر سن لو الا و انا حبیب اللہ و لا فخر۔

کہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور اس پر فخر نہیں ﴿یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے﴾ اور یہ بھی سن لو کہ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہی ہاتھ میں ہوگا۔ آدم علیہ السلام سے لے کر سارے نبی، رسول اس جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور یہ فخر نہیں ﴿کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کی طرف

سے انعام ہے ﴿

نیز سن لو قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور یہ بھی فخر نہیں ﴿ کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عطا ہے ﴾ اور میں ہی قیامت کے دن جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لئے دروازہ کھولے گا۔ اور مجھے ہی سب سے پہلے جنت میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ ایمان والے فقراہونگے اور یہ بھی فخر نہیں۔ اور میں ہی اللہ تعالیٰ کے دربار اولین آخرین پہلوں پچھلوں میں سے سب سے عزت و اکرام والا ہوں اور یہ بھی فخر نہیں۔ ﴿ ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ ﴾

اس حدیث پاک میں شان محبوبی اور مقام حبیب کا واضح طور پر بیان ہے کہ مقام حبیب سب سے اونچا ہے اگر کسی کو شوق ہو تو وہ کتاب مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر دیکھے جس سے کافی رہنمائی ملتی ہے۔

نیز اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے محدثین کرام نے فرمایا: کہ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اللہ کے دوست ہیں

﴿خلیل ہیں﴾ اور ہمارے آقا رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ کے دوست ہیں ﴿حبیب ہیں﴾ لیکن دوست دوست میں فرق ہوتا ہے۔ خلیل وہ دوست ہے کہ ساری تگ و دو اس لیے ہو کہ رب تعالیٰ راضی ہو جائے اور حبیب وہ دوست ہے کہ رب تعالیٰ چاہے کہ میرا حبیب راضی ہو جائے۔ ﴿مرقاۃ شرح مشکوٰۃ﴾

ببیں تفاوت راہ است از کجا تا بکجا

نیز بعض کتابوں میں ہے کہ حضرت علامہ نسفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ ایک دن حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ کلیم بھی دوست ہے اور حبیب بھی دوست ہے فما الفرق بین الکلیم و الحبیب۔ یا اللہ کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا اے موسیٰ کلیم وہ دوست ہے کہ گھر سے اہتمام کر کے کوہ طور پہ آئے اور عرض کرے: ﴿رب ارنی انظر الیک﴾ یا اللہ مجھے اپنا دیدار کرا تو جواب آئے: لن ترانی۔ اے موسیٰ تو مجھے دیکھ نہیں سکتا لیکن حبیب وہ دوست ہے کہ گھر میں

بستر لگا کر آرام فرما ہو تو اللہ تعالیٰ جبریل کو بھیجے اے جبریل ! جاؤ میرے حبیب کو لاؤ کہ وہ میرا دیدار کرے۔

﴿نزہتہ المجالس ۔ص ۸۸ جلد ۲﴾

الحمد للہ رب العالمین جب یہ ثابت ہو گیا کہ مقام حبیب سب سے اونچا، سب سے اولی سب سے اعلی سب سے افضل سب سے اشرف سب سے اکمل سب سے ارفع مقام ہے تو اللہ تعالی نے شفاعت کبری، شفاعت عظمی اپنے حبیب ﷺ کے ساتھ خاص کر دی ہے کہ جب تک اللہ تعالی کا حبیب ﴿علیہ الف الف صلاۃ وسلام﴾ شفاعت کا دروازہ نہ کھولیں گے کوئی دوسرا شفاعت کر ہی نہیں سکتا۔

الھم صل وسلم وبارك على حبيبك سيدنا محمد صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم والشفاعة العظمى وعلى اله واصحابه بعدد خلقك الى يوم الدين۔

شفاعت کا مختصر بیان

احادیث شفاعت بیان کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء مبارکہ مندرجہ ذیل ہیں:

﴿۱﴾ افضل الخلق بعد الانبیاء سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿۲﴾ حبر امت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

﴿۳﴾ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۴﴾ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۵﴾ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۶﴾ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۷﴾ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۸﴾ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

لیکن بیہقی وقت مفسر قرآن علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہم نے ستائیس صحابہ کا ذکر کیا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ان حضرات کی مرویات اگرچہ آحاد کا درجہ رکھتی ہیں لیکن قدر

مشترک متواتر المعنی ہے۔لہذا سید العالمین شفیع المذنبین اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت عظمی کا انکار کرنے والا گمراہ بد دین اور بدعقیدہ و بد مذہب ہے۔

اعاذنا اللّٰہ تعالی من ھفواتھم برحمتہ وفضلہ وھو نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

ان احادیث مبارکہ کا خلاصہ امام اہلسنت اعلحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں قدس سرہ نے اپنی کتاب ''تجلی الیقین بانّ نبینا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم'' میں تحریر کیا ہے۔

فقیر ابوسعید غفرلہ اسی خلاصہ کو عام فہم الفاظ میں پیش کررہا ہے تاکہ کم خواندہ حضرات بھی پڑھ کر اپنا ایمان محفوظ کرسکیں۔

اقول وباللہ التوفیق

حشر کے دن میدان محشر میں جب اولین وآخرین اگلے پچھلے نیک و بد اپنے بیگانے سب کے سب جمع ہوں گے وہ دن بڑا طویل ہوگا۔سورج

دس سال کی گرمی کے ساتھ سروں کے قریب آجائے گا اور کوئی سایہ، کوئی چھت، کوئی درخت، کوئی محل، کوئی بلڈنگ نہ ہو گی لوگوں کو حسب اعمال پسینے آنا شروع ہوں گے۔قد آدم پسینہ زمین میں جذب ہوگا پھر اوپر چڑھنا شروع کریگا۔ بہت سارے لوگ اپنے پسینے میں غوطے کھانے لگیں گے سورج کے قریب ہونے کی وجہ سے غم اور پریشانی یہاں تک پہنچ جائیگی کہ برداشت کی تاب نہ رہے گی۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

گھبراہٹیں اور پریشانیاں اتنی پریشان کن ہوں گی کہ بیان نہیں ہو سکتیں۔ پھر لوگ آپس میں مشورہ کریں گے کہ لوگو تم دیکھتے نہیں ہو کہ ہم کس حال کو پہنچے ہیں کوئی ایسا ڈھونڈو جو رب تعالی کے ہاں ہماری شفاعت کرے۔

آخر کار جب سب کو یقین ہو جائے گا کہ آج اس پریشان کن مصیبت سے چھٹکارا نہیں تو سب کے سب ہی اس بات پر اتفاق

کریں گے کہ کوئی ڈھونڈو جو ہمیں اس مصیبت سے نجات دلائے پھر اس پر اتفاق کریں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام چونکہ ہم سب کے باپ ہیں ان کے پاس چلنا چاہیئے پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو عرض کریں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے آپ کے جسم پاک میں اپنی طرف سے روح ڈالی آپ کو اپنے ملائکہ کرام سے سجدہ

لے آج جو حضرات وسیلہ کے منکر ہیں وہاں قیامت کے دن طوعاً کرھاً انہیں بھی ماننا پڑیگا کہ آج بغیر وسیلہ کے چارہ کار نہیں کیونکہ وہاں بغیر وسیلہ کے کوئی اور صورت نظر نہیں آئے گی۔ مزہ تو جب ہے کہ اس دن بھی اپنے عقیدہ پر ڈٹے رہیں کہ ہم وسیلہ کو ہر گز ہر گز نہیں مانیں گے ہم تو ڈریکٹ رب تعالیٰ سے ہی نجات مانگیں گے۔ اور عرض کریں گے یا اللہ تو بڑا مہربان ہے تو رحیم وکریم ہے ہمیں اپنے فضل وکرم سے اس مصیبت وپریشانی سے نجات دے مگر وہاں تو رنگ اور ہی ہوگا۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دیکھائے جانے والی ہے

اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے کہ آج ہی وسیلہ کو تسلیم کرلیں۔

Scanned with CamScanner

کروایا پھر آپ کو اپنی جنت میں رکھا۔ آپ کو سب چیزوں کے نام سکھائے اور آپ کو صفی اللہ بنایا آپ اپنے رب کریم کے ہاں ہماری شفاعت کریں کہ وہ ہمیں اس مصیبت اس پریشانی سے نجات دے یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: لست ھناکم۔ یہ میرا کام نہیں آج میرے رب تعالی نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا نہ آئندہ کبھی ایسا غضب فرمائے گا۔ نفسی نفسی اذھبوا الی غیری۔ مجھے اپنی جان کی فکر اور غم ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں تو آدم علیہ السلام فرمائیں گے تم نوح علیہ السلام کے ہاں جاؤ وہ اللہ تعالی کے شکر گذار بندے ہیں۔ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے اور عرض کریں گے آپ اللہ تعالی کی طرف سے زمین والوں کے پہلے رسول ہیں اللہ تعالی نے آپ کا نام پاک عبد شکور یعنی شکر گذار بندہ رکھا ہے۔ آپ کو برگزیدہ کیا آپ کی دعاء قبول فرمائی اور سب کافر غرق کر دیئے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس پریشانی میں

مبتلا ہیں اور ہم کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں آپ ہمارے لئے اپنے رب تعالی کے دربار شفاعت کریں کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے یہ سن کر نوح علیہ السلام بھی فرمائیں گے: لست ھناکم۔ یہ میرا کام نہیں آج رب تعالی نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی غضب فرمایا نہ آئندہ ایسا غضب فرمائے گا۔ نفسی نفسی اذھبوا الی غیری۔ مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے تم کسی اور کے ہاں جاؤ لوگ عرض کریں پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں سیدنا نوح علیہ السلام فرمائیں گے تم اللہ تعالی کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالی نے انہیں اپنا خلیل اپنا دوست بنایا ہے پھر لوگ حضرت سیدنا خلیل الرحمان ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ اے اللہ تعالی کے پیارے نبی آپ اہل زمین میں سے اللہ تعالی کے پیارے دوست اور خلیل ہیں ہمارے لئے اپنے رب تعالی کے حضور شفاعت کریں کہ وہ ہمارا فیصلہ کرے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت اور کس پریشانی میں مبتلا ہیں۔ یہ سن کر اللہ تعالی کے

پیارے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں :لست ھنا کم۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ نفسی نفسی اذھبوا الی غیری۔ مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے آج اللہ تعالی نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا نہ آئندہ ایسا غضب فرمائے گا۔لہذا تم کسی اور کے ہاں جاؤ۔لوگ عرض کریں گے اے اللہ تعالی کے پیارے خلیل آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے تم موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ۔انہیں اللہ تعالی نے تورات عطا کی اور ان کو ہم کلامی کا شرف عطا کیا اور ان کو اپنا راز دان بنایا ہے اور اپنی رسالت عطا کر کے برگزیدہ کیا ہے۔لوگ موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے اللہ تعالی کے پیارے کلیم آپ کو اللہ تعالی نے ہم کلامی کا شرف بخشا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس پریشانی اور کس مصیبت میں گرفتار ہیں آپ اللہ تعالی کے دربار شفاعت کریں کہ وہ ہمارا حساب لے سیدنا موسی علیہ السلام فرمائیں گے :لست ھنا کم۔ یہ میرا کام نہیں آج اللہ تعالی نے وہ غضب فرمایا

ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی غضب فرمایا نہ آئندہ ایسا غضب فرمائے گا۔

نفسی نفسی اذهبوا الى غيرى۔ مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ تو لوگ عرض کریں گے اے اللہ تعالیٰ کے پیارے کلیم آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں وہ فرمائیں گے تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں وہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں وہ مادرزاد اندھوں کو اور کوڑھ والوں کو ٹھیک کیا کرتے تھے اور مردے زندہ کیا کرتے تھے پھر جب لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے روح اللہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ہیں اور کلمۃ اللہ ہیں روح اللہ ہیں آپ نے گہوارے میں ہی لوگوں کے ساتھ کلام فرمایا تھا آپ اپنے رب تعالیٰ کے دربار ہمارے لئے شفاعت کریں کہ وہ ہمارا جلد حساب لے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت اور کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور کس حال کو پہنچے ہیں یہ سن کر سیدنا عیسی علیہ السلام فرمائیں گے

لست هنا كم ۔ یہ میرا کام نہیں آج رب تعالیٰ نے وہ غضب فرمایا

ہے کہ نہ اس سے قبل کبھی ایسا غضب فرمایا نہ آئندہ ایسا غضب فرمائے گا

نفسی نفسی اذهبوا الی غیری۔ مجھے تو اپنی جان کی فکر

ہے لہذا تم کسی اور کے ہاں جاؤ لوگ عرض کریں گے کہ آپ ہمیں کس

کے پاس بھیجتے ہیں وہ فرمائیں گے تم اللہ تعالی کے اس حبیب کے

ہاں جاؤ جو آج امن واطمینان میں ہیں جو کہ اولاد آدم کے سب کے

سردار ہیں جن کے ہاتھ پر اللہ تعالی نے فتح اور کامیابی رکھی ہے جب

تک وہ شفاعت کا دروازہ نہ کھولیں کوئی نبی کچھ نہیں کرسکتا لوگ تھکے

ہارے مصیبت کے مارے چاروں طرف سے امیدیں توڑے بارگاہ

بے کس پناہ فاتح باب شفاعت ملجائے بے کساں رحمۃ للعالمین

شفیع المذنبین ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں باہزاراں نالہائے زار

وبادل بے قرار چشم اشکبار حاضر ہو کر عرض کریں گے یا رسول اللہ یا

حبیب اللہ آپ ہی آج امن اطمینان میں ہیں آپ اللہ تعالی کے

پیارے رسول ہیں خاتم النبیین ہیں آپ ہمارے لئے اللہ تعالی کے

دربار شفاعت کریں کہ وہ جلد ہمارا حساب لے اور فیصلہ فرمائے حضور

Scanned with CamScanner

ملاحظہ تو فرمائیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اس پر حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ نہ یہ فرمائیں گے: لست هنا کم۔ نہ یہ فرمائیں گے۔ نفسی نفسی اذهبوا الی غیری۔ بلکہ درخواست سنتے ہی فرمائیں گے: انا لها انا لها یہ میرا کام ہے میں نے ہی یہ کام کرنا ہے۔ ﴿یہاں تک تجلی الیقین کا مضمون ہے آگے علامات قیامت سے بیان کیا جارہا ہے﴾

زاں بعد اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو براق دے کر بھیجے گا اللہ تعالیٰ کے حبیب قبائے شفاعت زیب تن کئے براق پر سوار ہو کر اوپر کو پرواز فرمائیں۔ اولین و آخرین چھوٹے بڑے اپنے بیگانے سب کے سب دیکھیں گے کہ اگر آج شان ہے تو حبیب خدا ﷺ کی ہے۔

دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

سرکار مقام محمود میں پہنچیں گے جو کہ مقام شفاعت ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: عسی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا۔ ﴿قرآن مجید﴾

اے محبوب وہ دن دور نہیں جب آپ کو آپ کا رب کریم مقام محمود میں پہنچائے گا اور مقام محمود مقام شفاعت ہے۔خود نبی اکرم حبیب معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مقام محمود کیا ہے تو فرمایا: ھو الشفاعة۔ ﴿صحیح بخاری﴾

یعنی مقام محمود مقام شفاعت ہے۔

اور جب شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہو کر اوپر کو پرواز فرمائیں گے تو سب کو وہ مقام محمود نظر آجائے گا اور سب کے سب اولین و آخرین اپنے بیگانے سب سرکار کی تعریفیں کرنے لگ جائیں گے۔

پھر سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام محمود میں پہنچ کر سر بسجود ہو جائیں گے اور سات دن تک سر بسجود رہیں گے۔بس ایک ہی سجدہ سے اللہ تعالیٰ جبار و قہار کا جلال جمال میں ہو جائے گا۔اور پھر محبت بھرے انداز میں

ہماری ان لوگوں سے اپیل ہے جو آج سرکار کی شان رفیع میں نکتہ چینیاں اور چہ مے گوئیاں کرتے ہیں وہ نکتہ چینی کرنا چھوڑ دیں آخر کار اس دن تو عظمت و رفعت کو ماننا پڑیگا۔لہذا کیوں نہ آج ہی مان لیں۔فقط والسلام

ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: یا محمد ارفع راسک ۔ اے سراپا

حمد و خوبی ! پیارے حبیب آپ سر کو اٹھائیں آپ جو کہیں گے وہ سنا

جائے گا آپ جو مانگیں گے دیا جائے گا آپ کی شفاعت قبول کی جائے

گی ۔ رحمت دو عالم شفیع المذنبین ﷺ دربار الٰہی میں عرض کریں گے

اے میرے پروردگار تو نے جبریل کے ذریعہ مجھ سے وعدہ فرمایا تھا:

ولسوف یعطیک ربک فترضی۔

اے حبیب تیرا رب کریم تجھے راضی کرے گا، یا اللہ اس وعدے کا ایفا

چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا اے میرے حبیب جبریل نے جو پیغام

پہنچایا تھا وہ برحق تھا اے میرے حبیب میں تجھے راضی کروں گا تیری

شفاعت قبول کروں گا پھر اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ عرض کریں گے یا

اللہ میری درخواست ہے کہ اپنی مخلوق کا جلد حساب لے فرمان الٰہی

آئے گا اے میرے حبیب جاؤ زمین کی طرف اور زمین والوں کو

خوشخبری سناؤ کہ جلد حساب ہونے والا ہے پھر عرش الٰہی کو آٹھ فرشتے

Scanned with CamScanner

اٹھائے زمین کی طرف لائیں گے ویحمل عرش ربک یو مئذ ثمانیہ۔ قیامت کے دن تیرے رب تعالیٰ کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔

یہ شفاعت کبری ہے جو کہ صرف اور صرف حبیب خدا سید انبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کا حصہ ہے اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکے گا۔

خلیل ونجی مسیح وصفی سبھی سے کہی کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

درس عبرت

اے میرے مسلمان بھائی ذرا گریبان میں منہ ڈال اور سوچ کہ ان احادیث شفاعت کے بیان کرنے والے ہزاروں علماء ومحدثین کرام صدیوں سے بیان کرتے چلے آرہے ہیں کتابیں لکھتے آرہے ہیں علماء کرام اپنی اپنی محفلوں اور مجلسوں میں بیان کرتے چلے آرہے ہیں ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں مسلمان کیا مرد کیا عورتیں

سنتے آرہے ہیں اہل فن ان احادیث مبارکہ کو پرکھتے چلے آرہے ہیں تو کیا ان ہزار ہا علماء کرام محدثین عظام اور سننے سنانے والوں میں سے کسی کو یاد نہ آئے گا کہ لوگو کیوں وقت ضائع کر رہے ہو۔ یہ کام تو اللہ تعالی کے حبیب رحمت کائنات فخر آدم و نبی آدم ﷺ نے ہی کرنا ہے پھر کیوں اِدھر اُدھر بھاگتے پھر رہے ہو چلو سیدھے ان کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو جائیں تا کہ جلدی چھٹکارا مل جائے۔ ہاں ہاں کسی کو یاد نہ آئے گا اللہ تعالی سب کو بھلا دے گا کیوں!

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا

کہ ان کی شان محبوبی دیکھائے جانے والی ہے

پھر یہ کہ ساری خدائی میں سے اونچی شان نبیوں، رسولوں کی ہے اور ان میں پانچ حضرات وہ ہیں جن کی شان سب نبیوں، رسولوں سے اونچی ہے وہ ہیں: ﴿۱﴾ آدم علیہ السلام ﴿۲﴾ نوح علیہ السلام ﴿۳﴾ ابراھیم علیہ السلام ﴿۴﴾ موسی علیہ السلام ﴿۵﴾ عیسی علیہ السلام۔

اللہ تعالیٰ ساری خدائی کو پہلے ان حضرات کے دربار پہنچائے گا تاکہ کسی بدبخت کو زبان کھولنے کی جرات نہ ہو کہ یہ کام تو آدم علیہ السلام یا نوح علیہ السلام یا ابراہیم علیہ السلام یا موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام بھی کرسکتے تھے۔ لہذا سب اونچی سے اونچی شان والوں کے درباروں سے ہوکر دیکھ لو کہ یہ کام کوئی دوسرا کر ہی نہیں سکتا۔

دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

پھر یہ کہ یہ حضرات جن کے نام مبارک اوپر مذکور ہوئے یہ بھی نہ فرمائیں گے کہ تم کیوں وقت ضائع کرتے ہو سیدھے حبیب خدا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ کیونکہ یہ کام انہیں کا ہے وہی کریں گے مگر نہیں بلکہ پانچوں سرکاروں کے دربار پھر آؤ تاکہ کسی بے ادب کو بات کرنے کی گنجائش ہی نہ رہے کہ یہ کام کوئی دوسرا بھی کرسکتا تھا۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا

کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

خود اللہ تعالیٰ کے حبیب شفیع المذنبین ﷺ فرماتے ہیں:

الا وانا حبیب اللّٰہ ولا فخر وانا حامل لواء
الحمد یوم القیامة تحته آدم فمن دونه ولا فخر
وانا اول شافع واوّل مشفع یوم القیامة ولا
فخر۔الخ

اے لوگو کان کھول کر سن لو مین اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور میں یہ فخر یہ طور نہیں کہتا ﴿یہ تو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے﴾ اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہی ہاتھ میں ہوگا جس جھنڈے کے نیچے آدم علیہ السلام سے لے کر سارے نبی رسول ہوں گے اور میں یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا اور قیامت کے دن میں ہی سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلی میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی میں یہ فخر کے طور پر نہیں نہیں کہتا۔ ﴿بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر کہہ رہا ہوں﴾

الھم صل وسلم وبارك على النبى المختار سيد الابرار وعلى اله و اصحابه الى يوم القرار۔

اللہ تعالی سب مسلمانوں کو مان لینے کی توفیق عطا کرے۔ بیہقی وقت حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے ستائیس صحابہ کرام سے شفاعت کی احادیث مبارکہ تحریر کی ہیں۔ لیکن کچھ گروہ معتزلی خارجی وغیرہ انکار کرتے چلے آرہے ہیں سیدنا امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جن کو نو سو سال بعد جاگتے ہوئے تقریبا ۷۵ بار سید دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا وہ فرماتے ہیں: هذا حديث متواتر فتعس من انكر الشفاعة۔ یعنی حدیث شفاعت متواتر ہے لہذا وہ شخص بڑا ہی بدبخت و بدنصیب ہے جو کہ شفیع المذنبین ﷺ کی شفاعت کا منکر ہے۔ ﴿ضیاء القرآن سورہ بنی اسرائیل﴾

نیز تفسیر ضیاء القرآن میں صحیح بخاری و صحیح مسلم سے منقول ہے۔

ایک دن سرکار نے خطبہ کے دوران فرمایا: انه سيكون في هذه الامة قوم يكذبون بعذاب القبر ويكذبون بالشفاعة۔ ﴿تفسیر ضیاء القرآن سورہ بنی اسرائیل﴾

یعنی بے شک میری امت میں ایک گروہ ہوگا جو عذاب قبر کا بھی

انکار کریں گے اور شفاعت کا بھی انکار کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ایسے علماء کے سایہ سے بھی بچائے جو کہ ہیرا پھیری کر کے شفاعت مصطفےٰ ﷺ کا انکار کر رہے ہیں نیز یہ بھی ذہن میں رہے کہ ایسے لوگ خود بھی اپنے کو شفیع اعظم ﷺ کی شفاعت سے محروم کر رہے ہیں اور اپنے سامعین کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے محروم کر رہے ہیں کیونکہ سید دو عالم فخر آدم و اولاد آدم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے: شفاعتی یوم القیامۃ حق فمن لم یؤمن بھا لم یکن من اہلھا۔

﴿اسماع الدر بعین۔ص ۱۲﴾

اور یہ حدیث پاک چودہ ﴿۱۴﴾ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے یعنی قیامت کے دن میری شفاعت برحق ہے اور جو میری شفاعت کا منکر ہے وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ جو شفاعت سے محروم رہا اسے حساب میں بہت زیادہ پوچھ کچھ ہوگی اور جسے حساب میں پوچھ کچھ ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا: من نوقش فی الحساب یھلک۔

فائدہ

یہ شفاعت کبریٰ جس کا ذکر ہوا یہ صرف اور صرف اس ذات والا صفات کیلئے خاص ہے جس ذات کو اللہ رب العالین جل جلالہ نے اپنا حبیب منتخب فرمایا ہے اس شفاعت کبریٰ میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔ لیکن اس شفاعت کبریٰ کے بعد چار قسمیں شفاعت کی اور بھی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

﴿۱﴾ اہل ایمان کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت داخل کرنا۔

﴿۲﴾ وہ لوگ جن کا ایمان پر خاتمہ ہوا لیکن اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے دوزخ کے حقدار بنے ان کو جنت داخل کرنا۔

﴿۳﴾ وہ اہل ایمان جو کہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے دوزخ میں پھینکے جائینگے (العیاذ باللہ العیاذ باللہ العلی العظیم) ان کو دوزخ سے نکال کر جنت داخل کرنا۔

﴿۴﴾ اہل جنت کو شفاعت کر کے بلند درجات پر پہنچانا۔

ان چار قسموں میں انبیاء عظام۔ اولیاء کرام۔ علمائے فخام اور شہداء کرام

بھی شریک ہیں۔

لیکن ان چار قسموں میں درود پاک کا بہت بڑا حصّہ ہے۔مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ اور اقوال و واقعات پڑھ کر اندازہ کریں

﴿حدیث ۱﴾

حدیث پاک میں ہے اکثر والصلاۃ علّے فان صلاتکم مغفرۃ لذنوبکم واطلبوالی الدرجۃوالوسیلۃفان وسیلتی عند ربی شفاعۃلکُم۔ ﴿جامع صغیر۔ص ۵۴،ج۱﴾

اے میری امت مجھ پر درود پاک کثرت سے پڑھا کرو اسلئے کہ تمہارادرود پاک پڑھنا تمہارے لئے گناہوں کا کفارہ ہے۔اور میرے لئے اللہ تعالےٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کیا کرو کیونکہ اللہ تعالے کے دربار میرا وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔

﴿حدیث ۲﴾

ان انجاکم یوم القیامۃ من اھوالھاو مواطنھا اکثر

كم علي صلاة۔ ﴿شفا شریف۔ ص ۷۶، ج ۲﴾

اے میری امت بیشک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور قیامت کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے میری ذات پر کثرت سے درود پاک پڑھا ہوگا۔

﴿حدیث ۳﴾

من صلى على عشرا صلى الله عليه مائة ومن صل على مائة صلى الله عليه الفا ومن زاد صبابة و شوقا كنت له شفيعا و شهيدا يوم القيامة۔ ﴿القول البدیع۔ ص ۲۳﴾

جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالے اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالے اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو شخص شوق و محبت سے اس سے بھی زیادہ پڑھے میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور ایمان کی گواہی دینے والا ہوں گا۔

﴿حدیث ۴﴾

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالے عنہ قال:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم یقول

من صلی علی کنت شفیعہٗ یوم القیامۃ۔

﴿القول البدیع۔ ص ۱۲۱﴾

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھے میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں گا۔

﴿حدیث ۵﴾

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال

اللھم صلّ علے محمد و انزلہ المقعد المقرب

عندك یوم القیامۃ وجبت لہ شفاعتی۔

﴿الترغیب والترھیب۔ص۵۰۴﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یوں درود پاک پڑھے۔ الھم

صل علے (سیدنا) محمد و انزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة۔ اس شخص کیلئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

﴿حدیث ۶﴾

اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علے فانه من صلى على صلاة صلى الله تعالے عليه بها عشرا ثم سلوا الله تعالے لى الوسيلة فانها منزله فى الجنة لا تنبغى الا لعبد من عباد الله تعالے وارجوان اكون هوانا فمن سال لى الوسيلة حلت له شفاعتى۔ ﴿سعادۃ الدارین۔ ص ۵۶﴾

اے میری امت جب تم موذن کو اذان دیتے سنو تو تم بھی ویسے ہی کہو جیسے موذن کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود پاک پڑھو اس لئے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالے اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے پھر اذان کے بعد میرے لئے اللہ تعالے سے وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ وسیلہ

جنت میں ایک مکان ہے اور وہ صرف ایک بندے کیلئے بنایا گیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ جس کے لئے یہ مکان بنایا گیا ہے وہ میں ہی ہوں۔ لہذا جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کیلئے میری شفاعت حق ہوگی۔

﴿حدیث ۷﴾

اکثروا من الصلواۃ علے فی یوم الجمعۃ و لیلۃ الجمعہ فمن فعل ذالک کنت لہ شھیدا و شفیعا یوم القیامۃ۔ ﴿جامع الصغیر۔ص ۵۴﴾

اے میری امت مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع ہو جاؤں گا۔

﴿حدیث ۸﴾

من قال اللّٰھم صل علے روح محمد فی الارواح وعلی جسدہ فی الاجساد وعلے قبرہ فی القبور

رانی فی منامه ومن رانی فی منامه رانی یوم القیامة ومن رانی یوم القیامة شفعت له ومن شفعت له شرب من حوضی و حرم الله جسده علے النار۔

﴿کشف الغمه۔ص ۲۶۹، ج ۱﴾

﴿القول البدیع۔ ص ۴۳﴾

جوشخص یہ درود پاک پڑھے۔ الھم صل علے روح محمد فی الارواح و علے جسده فی الاجساد و علے قبره فی القبور۔ اس کوخواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ قیامت کے دن بھی مجھے دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور وہ میرے حوض کوثر سے پانی پیئے گا اور اس کا جسم اللہ تعالے دوزخ پر حرام کردیگا۔

الھم صل وسلم و بارك علے حبیبک النبی المختار سید الابرار و علے اله و اصحابه الی یوم القرار۔

﴿حدیث ۹﴾

نیز قیامت کے دن حبیب خدا سید الانبیا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا قرب بھی شفاعت کا حصہ ہے اور درود شریف پڑھنے والے کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہو جاتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلاۃ یعنی فرمایا رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے مجھ پر دنیا میں درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔

﴿حدیث ۱۰﴾

ان اقربکم منی یوم القیامۃ فی کل مواطن اکثرکم علیّ صلاۃ فی الدنیا۔

﴿سعادۃ الدارین۔ ص ۲۰﴾

اے میری امت تم میں سے قیامت کے دن ہر جگہ میرے نزدیک میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک

پڑھا ہوگا۔

الھم صل وسلم و بارك علے النبی الكريم رحمة للعالمين وعلے اله واصحابه بعدد خلقک و انزله المقعد المقرب عندك فی الدارين۔

حديث ۱۱

من صلى علی فی يوم خمسين مرّة صافحته يوم القيامة۔ (القول البديع۔ص ۱۳۶)

جومسلمان مجھ پر دن بھر میں پچاس بار مجھ پر درود پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس کے ساتھ مصافحہ کروں گا۔

الھم صل وسلم و بارك علے حبيبک رحمته للعالمين و علے اله و اصحابه اجمعين۔

حديث ۱۲

اکثروا من الصلاة علے فی يوم جمعة فان صلاة امتی تعرض علے فی كل يوم جمعة فمن كان

اکثرھم علی صلاۃ کان اقربھم منی منزلۃ۔

﴿جامع صغیر ص ۵۴﴾

اے میری امت تم ہر جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے لہذا جس نے مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھا ہوگا وہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔

وصلی اللہ علی نور کز وشد نور ہا پیدا

زمین در حب او ساکن عرش در عشق او شید

﴿اقوال مبارکہ﴾

واقعہ ۱

حضرت علامہ اقلیشی رحمتہ اللہ تعالے علیہ نے فرمایا۔

وہ کون سا وسیلہ شفاعت ہے اور کونسا عمل ہے جو زیادہ نفع پہنچانے والا ہے اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے جس ذات والا صفات پر اللہ تعالے جل جلالہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

الحاصل اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنا نورا عظم ہے اور یہ

تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں نیز درود پاک پڑھنا یہ اولیاء اکرام کی عادت بن چکی ہے وہ صبح شام درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ اے میرے عزیز تو بھی درود پاک کا دامن مضبوطی سے تھام لے تا کہ اس کی برکت سے تیرا بھی باطن پاک ہو جائے اور تو بھی انتہائی امیدوں کو حاصل کر لے اور تو قیامت کے دن دشوار ترین ہولوں سے امن میں رہیگا۔

﴿سعادة الدارین ۔ص ۹۰، القول البدیع ۔ص ۱۳۹﴾

واقعہ ۲

ریاض الانس میں مذکور ہے۔ اللہ تعالے نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کیلئے شفیع بنایا ہے آپ قیامت کے دن امت کی شفاعت کریں گے اور آج دنیا میں امت اپنے آقا پر درود پڑھ پڑھ کر شفاعت کی حقدار بن رہی ہے لہذا دنیا میں درود پاک پڑھنا یہ قیامت کے دن شفاعت کا بیعانہ ہے جو کہ اللہ رب العالمین جل جلالہ کے خزانہ میں جمع رہے گا۔

﴿سعادة الدارین ۔ص ۳۱۸﴾

واقعہ ۳

سیدی علامہ امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ نے فرمایا اے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ تو کثرت سے درود پاک پڑھے تاکہ تو بھی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں میں شمار ہو اور جو سرکار کے خدام ہونگے قیامت کے سپاہی اور دوزخ کے زبانیہ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے۔

﴿افضل الصلوات۔ص ۲﴾

حشر میں ڈھونڈا ہی کریں قیامت کے سپاہی
لیکن وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

واقعہ ۴

حضرت خواجہ ابوالمواہب شاذلی کا ارشاد مبارک ہے۔

فرمایا: میں خواب میں شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا مجھے اللہ تعالے کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے شاذلی تیری شفاعت سے میری امت کا ایک لاکھ گناہگار بخشا جائے گا۔ یہ سن کر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ انعام مجھے کس وجہ سے عطا ہوا تو فرمایا یہ اس لئے کہ تو

میرے دربار درود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔

﴿سعادة الدارين۔ص ۱۳۲﴾

واقعہ ۵

سید محمد کردی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب باقیات صالحات میں لکھا ہے میری والدہ ماجدہ نے مجھے بتایا کہ میرے والد ماجد (مصنف کے نانا جان) جن کا نام محمد تھا انہوں نے وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں گا اور مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک کاغذ سبز رنگ کا گرے گا اس میں لکھا ہوگا کہ یہ محمد کیلئے دوزخ سے برآت نامہ ہے لہذا اس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا چنانچہ جب تیرے نانا جان کو غسل دے لیا گیا تو چھت سے ایک کاغذ گرا جس پر لکھا ہوا تھا: هذه براءة محمد العامل بعلمه من النار۔ یعنی یہ اس عالم دین جس کا نام محمد ہے جو کہ اپنے علم کے مطابق عمل کرنے والے تھے یہ ان کے لیے دوزخ سے برآت نامہ ہے اور اس کاغذ کی نشانی یہ تھی کہ جس طرف سے بھی پڑھو سیدھا ہی نظر آتا تھا اور ہم نے وہ کاغذ تیرے

نانا جان کے کفن میں رکھ دیا۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا تو امی جان نے فرمایا ان کا عمل ہمیشہ اللہ تعالے کا ذکر کرنا اور درود شریف کی کثرت کرنا تھا۔

﴿سعادۃ الدارین۔ص ۱۳۷﴾

الھم صل وسلم وبارك علے النبی الکریم و علے الہ و اصحابہ اجمعین۔

واقعہ ٦

حضرت علامہ ابن نبہان اصفہانی نے فرمایا مجھے خواب میں سید دو عالم حبیب مکرم صلی اللہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے امام شافعی رحمتہ اللہ کو کیا نفع دیا تو رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ تعالے سے عرض کر دیا ہے کہ وہ شافعی سے حساب نہ لے۔ زیارت سے مشرف ہونے والے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام شافعی پر یہ اتنا کرم کس وجہ سے ہوا تو فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں جو کسی اور نے نہیں پڑھا میں نے عرض

کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سا درود پاک ہے تو فرمایا حبیب خدا ﷺ نے وہ درود شریف یہ ہے۔

الھم صل علی (سیدنا) محمد کلما ذکرہ الذاکرون و صل علی (سیدنا) محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون۔ ﴿سعادۃ الدارین۔ ص ۱۲۹﴾

واقعہ ۷

ایک نیک صالح شخص نے خواب میں ایک نہایت ڈراونی صورت دیکھی وہ گھبرا گیا پھر اس مہیب اور ڈراونی صورت سے پوچھا تجھ سے نجات کی کوئی صورت ہوسکتی ہے اس نے جواب دیا ہاں اللہ تعالے کے حبیب ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھنے سے نجات ہوسکتی ہے۔

﴿سعادۃ الدارین۔ ص ۱۲۹﴾

واقعہ ۸

حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میرا ایک ہمسایہ فوت ہوگیا زاں بعد وہ مجھے خواب میں ملا میں نے اس سے پوچھا اللہ تعالے نے تیرے

ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے کہا حضرت مجھ پر بڑے بڑے خوفناک واقعات پیش آئے اور منکر نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خطرناک تھا حتیٰ کہ میں سوچنے لگ گیا کہ میرا ایمان پر خاتمہ ہوا ہے یا نہیں اچانک مجھ سے کہا گیا کہ تیری زبان بے کار رہی اس وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی ہے پھر جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے سزا دینے کا ارادہ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک میرے اور ان عذاب والے فرشتوں کے درمیان ایک نہایت نوری حسین وجمیل انسان ظاہر ہو گیا جس کے جسم سے خوشبو مہکتی تھی اس نے منکر نکیر سے کہا اب اس سے سوال کرو۔ میرے لئے دو فائدے ہو گئے ایک تو اس کے آنے سے میری وحشت ختم ہوگئی دوم یہ کہ جب منکر نکیر نے سوال کرنا شروع کیے وہ نوری انسان مجھے سوالوں کے جواب بتاتا گیا اور میں کامیاب ہو گیا پھر میں نے اس انسان سے پوچھا آپ کون ہیں تو فرمایا میں وہ درود پاک ہوں جو تو دنیا میں اللہ تعالے کے حبیب ﷺ پر پڑھا کرتا تھا۔ نیز فرمایا تو فکر نہ کر میں تجھے اکیلا چھوڑ کر جانے والا نہیں میں قبر میں تیرے

ساتھ حشر میں تیرے ساتھ پل صراط پر تیرے ساتھ رہوں گا۔

﴿القول البدیع ۔ص ۱۲۱﴾

﴿سعادۃ الدارین۔ ص ۱۲۰﴾ ﴿جذب القلوب۔ ص ۲۶۶﴾

واقعہ ۹

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں خواب میں رحمت دو عالم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں تو رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکثر من الصلاۃ علی یعنی تو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کر تجھے میری شفاعت نصیب ہو جائے گی۔

الھم صل و سلم و بارک علی النبی المختار سید الابرار و علی الہ و اصحابہ یوم القرار۔

محشر کے میدان میں جب سورج دس سال کی گرمی لے کر سروں کے قریب آجائے گا اس وقت خلق خدا پیاس کی وجہ سے جان بلب ہوگی۔ اس محشر کے دن حوض کوثر کے سوا کوئی پانی نہ ہوگا اور حوض کوثر ایسا پانی ہے کہ جس میں سے ایک گھونٹ پی لیا اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔

چنانچہ الاسالیب البدیعہ میں ہے حضرت شیخ ابوعبداللہ نے فرمایا میں ایک بار حج کرنے گیا وہاں مجھے ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس نے بیان کیا کہ کتنی بھی گرمی ہو مجھے پیاس نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا میں نے پوچھا آپ کو پیاس کیوں نہیں لگتی اس نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میں اہل حلہ سے ہوں میری عقیدت رسول اکرم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ نہیں تھی۔ میں ایک رات سویا تو دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ نہایت پریشانی میں سرگرداں اور شدت پیاس میں مبتلا ہیں مجھے بھی بے حد پیاس لگی میں نے دیکھا کہ لوگ ایک طرف جارہے ہیں میں بھی ادھر کو چل پڑا آگے گئے تو حوض کوثر آگیا۔ اور دیکھا کہ حوض کوثر کے چاروں کونوں پر چاروں صحابہ کرام بیٹھے ہوئے ہیں اور لوگوں کو پانی پلارہے ہیں ایک کونے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں دوسرے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ تیسرے پر عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور چوتھے پر حضرت علی حیدر کرار ہیں رضی اللہ تعالے عنہم۔ میں نے سوچا مجھے باقیوں سے کیا غرض میں تو اپنے علی

سے پانی پیوں گا جب میں حیدر کرار حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے سینے کی طرف نظر کی اور میری طرف سے چہرہ پھیر لیا پھر میں مجبوری کی حالت میں با دل نخواستہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا آپ نے بھی چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا پھر میں فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی مجھے دیکھ کر چہرہ مبارک پھیر لیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی چہرہ مبارک پھیر لیا زاں بعد میں پریشانی کے عالم میں ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ میں کہاں جاؤں پھر مجھے کچھ دور رسول اکرم ﷺ نظر آئے جو کہ امت کو حوض کوثر کی طرف بھیج رہے تھے میں وہاں حاضر ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے مگر مجھے کسی نے پانی نہیں دیا حتی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی پانی نہیں دیا۔ یہ سن کرامت کے والی ﷺ نے فرمایا تجھے پیارے علی کیوں پانی پلائیں جبکہ تیرے سینے میں میرے باقی صحابہ کا بغض موجود ہے

میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر میں غلط عقیدے سے توبہ کرلوں تو پھر۔ یہ سن کر سید دو عالم ﷺ نے فرمایا ہاں اگر تو توبہ کرلے اور مسلمان ہو جائے تو میں تجھے حوض کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تو کبھی پیاسا نہ ہوگا یہ سن کر میں نے حبیب خدا سید الانبیا ﷺ کے دست مبارک پر سچی توبہ کی اور اسلام قبول کیا تو حبیب خدا ﷺ مجھے حوض کوثر پر لائے اور اپنے دست کرم سے مجھے حوض کوثر کا جام عطا کیا میں نے سیر ہو کر پی لیا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اس کے بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی خواہ کتنی ہی گرمی ہو۔ بیدار ہونے کے بعد میں اپنے اہل وعیال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کردی سوا ان کے جو میرے اس واقعہ کو سن کر تائب ہو گئے ﴿الاسالیب البدیعہ۔ص ۶۲﴾

اور حوض کوثر پر حاضر ہونا اور حوض کوثر کا پانی پینا یہ بھی شفاعت کا حصہّ ہے جیسے کہ حدیث ۸ میں گزرا و من شفعت له شرب من حوضی و حرم الله جسده علے النار۔ یعنی جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے حوض کوثر سے پانی پیئے گا اور اللہ تعالے اس

کے جسم کو دوزخ پر حرام کردے گا۔

نیز حدیث پاک میں لیردن علے الحوض اقوام ماعرفهم الا بکثرة الصلاة علے۔

(ترجمہ) حوض کوثر پر کچھ لوگ وارد ہونگے میں ان کو درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانوں گا۔ (کشف الغمہ۔ ص ۲۷۱ ، شفا شریف ۔ ص۶۷، القول البدیع۔ ص ۱۲۳)

اپیل

اے میرے مسلمان بھائی اے میرے آقا ﷺ کے امتی ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کہ قیامت کے دن کس شدت کی گرمی ہوگی سورج بالکل سروں کے قریب آجائیگا۔ پسینہ بہہ بہہ کر زمین میں جذب ہوگا پھر اوپر چڑھے گا ہر طرف نفسی نفسی کا عالم ہوگا کوئی پرسان حال نہ ہوگا کوئی بات سننے والا نہ ہوگا۔ اس دن نہ کوئی چھت نہ کوئی درخت نہ کوئی محل نہ ماڑی نہ کوئی بلڈنگ کہ انسان اس کے سائے میں پناہ لے سکے اس دن سوائے عرش الٰہی کے کوئی سایہ نہ ہوگا اور وہ دن صرف چوبیس

گھنٹے کا نہیں بلکہ پچاس ہزار سال کا دن ہوگا قرآن مجید میں ہے۔ کان مقدارہ خمسین الف سنۃ یعنی اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی۔ ہاں ہاں وہاں بھی درود پاک جو دنیا میں پڑھا ہوا تھا وہ کام آئیگا۔ کہ درود پاک پڑھنے والے کو عرش الٰہی کے نیچے ٹھنڈی ٹھنڈی سایہ دار جگہ میں پناہ مل جائیگی حدیث پاک میں ہے عن النبی ﷺ انہ قال ثلاثۃ تحت ظل عرش اللہ یوم القیامۃ یوم لاظل الا ظلہ قیل من ھم یارسول اللہ قال من فرّج عن مکروب من امّتی و احیا سنتی و اکثر الصلاۃ علّی۔

﴿القول البدیع۔ سعادۃ الدارین﴾

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص قیامت کے دن عرش الٰہی کے نیچے ہوں گے جس دن کہ عرش الٰہی کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ وہ تین شخص کون ہیں یہ سن کر فرمایا ایک وہ شخص جس نے میرے کسی امتی سے پریشانی دور کی ہوگی دوسرا وہ جس نے

میری کسی سنت کو زندہ کیا ہوگا تیسرا وہ شخص جس نے میری ذات پر درود پاک کثرت سے پڑھا ہوگا۔

اے میرے عزیز پھر تنہائی میں بیٹھ کر سوچ کہ قیامت کے دن جو پلصراط دوزخ کے دہانے پر نصب کی جائیگی جو کہ بال سے باریک تلوار سے تیز اور کئی ہزار سال کی مسافت لمبی ہوگی وہ کیسے عبور کریگا۔ ہاں ہاں وہاں بھی دنیا میں پڑھا ہوا درود پاک پار کردیگا۔

چناچہ حدیث پاک میں ہے عن عبد الرحمن بن سمرة قال خرج علينا رسول الله ﷺ فقال انى رايت البارحة عجبا رايت رجلا من امتى يزحف على الصراة مرة و يحبو مرة و يتعلق مرة فجائة صلاته على فاخذت بيده فاقامته على الصراط حتى جاوزه۔ ﴿القول البديع، سعادة الدارين﴾

سیدنا عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دن اللہ تعالے کے حبیب ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا اے میرے صحابہ میں نے

رات عجیب منظر دیکھا میں نے دیکھا کہ میرا ایک امتی پلصراط سے گزرنے لگا تو وہ بے چارہ کبھی چلتا ہے کبھی گرتا ہے کبھی لٹک جاتا ہے۔

پھر میں نے دیکھا کہ جو اس نے دنیا میں مجھ پر درود پڑھا ہوا تھا وہ درود آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر پلصراط سے پار کر دیا۔

(اس امتی کو کسی قسم کا گزند نہ پہنچنے دیا)

لہذا میری مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں اپیل ہے کہ اُٹھو کمر ہمت باندھو درود پاک پڑھنے کے لئے وقت نکالو۔ وقت نکالنے سے ہی نکلتا ہے اور محبت سے شوق سے ذوق سے باادب ہو کر کثرت سے درود پاک پڑھ کر خدائی خزانہ میں شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بیعانہ جمع کرالو پھر قیامت کے دن جب لوگ سخت ترین گرمی اور گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے تم عرش الٰہی کے نیچے ٹھنڈی ٹھنڈی خوشگوار چھاؤں کے نیچے آرام کرو پھر وہاں سے حبیب خدا رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں پہنچ کر حوض کوثر کا ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پانی پی کر اس دن کی ہولناک اور طویل ترین ہولناکیوں سے بچ کر پلصراط کو

بجلی کی طرح عبور کر کے اس شفیع اعظم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بغیر حساب و بے عذاب جنت پہنچ جاؤ۔

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے = لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو بھولے = آ آ کہہ کر بلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا = پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
سلّم سلّم کی ڈھارس سے = پل پہ ہم کو چلاتے یہ ہیں

(اعلحضرت امام اہلسنت قدس سرہٗ)

میرے عزیز موت سر پر کھڑی ہے دوبارہ کسی نے دنیا میں نہیں آنا۔ اگر اب وقت نہ نکالا تو سوائے حسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

اے دریغا عمر تو رفتہ بخواب = اندکے ماند ست اور ازو دریاب

یعنی ہائے افسوس کہ عمر تیری خواب غفلت میں گزر گئی۔ تھوڑی باقی ہے اسے تو سنبھال۔

ہرچہ مے بینی بگرداب جہاں = چوں حباب از چشم تو گردونہاں

(ترجمہ) اے بندے جو کچھ تو جہاں میں چہل پہل دیکھتا ہے یہ بلبلے کی

طرح تیری آنکھوں کے سامنے سے مٹ جائیگا۔

نا گہ از گورت بر آید ایں صدا = واحسرتا واحسرتا واحسرتا

پھر تیری قبر سے آوازیں آئینگی

ہائے افسوس ہائے افسوس ہائے افسوس

اے کہ درخوابے ہمہ شب تا بروز = بہر گور خود چراغ بر فراز

اے وہ بندے جو صبح تک ساری رات سوتا ہے

اُٹھ اور اپنی قبر کے لیے چراغ روشن کر

اللہ تعالے مجھ بے بضاعت کو اور سب مسلمان بھائیوں، بہنوں کو توفیق عطا کرے کہ ہم درود پاک کو حرز جاں بنا کر قبر و آخرت کی سرخروئی حاصل کرسکیں۔

و آخر دعوانا انِ الحمد للہ رب العالمین

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

محتاج دعاء:۔ ابوسعید غفرلہ، ولوالدیہ والاحبابہ

محمد پورہ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ نبیه وحبیبه سید العالمین وعلیٰ اله واصحابه اجمعین

امابعد! یقین جان لینا چاہیے کی عشق رسول اور محبت مصطفےٰ ﷺ بہت بڑی دولت ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کے ساتھ محبت رکھنا یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار چلانے یعنی جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ

حضرت انس صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صحابی دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی یہ سن کر سید دوعالم ﷺ نے فرمایا اے پوچھنے والے تو یہ بتا تو نے قیامت کے دن کے لئے کیا تیاری کی ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کوئی تیاری نہیں لیکن میرے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہے۔ رحمت دوعالم ﷺ یہ سن کر خوش ہوگئے اور فرمایا اے صحابی قیامت کے دن تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تیری محبت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبت رسول ﷺ ہی سب سے اونچی نیکی ہے۔

(نیز) خواجہ غلام علی دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک دن مجھے اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے بہت ڈر لگا زیادہ ہی پریشان ہوا تو رات کو خواب میں حبیب خدا ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا۔ سرکار نے فرمایا غلام علی جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ دوزخ نہیں جائے گا۔ الحاصل محبت مصطفےٰ اور عشق رسول ﷺ بہت بڑی دولت ہے۔ اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے دل میں عشق مصطفےٰ ﷺ پیدا ہو تو آپ مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

- آب کوثر
- عظمت نام مصطفےٰ ﷺ
- مقام مصطفےٰ ﷺ
- حمایت رسول ﷺ
- فضائل سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

مفت ملنے کا پتہ:

ادارہ تبلیغ الاسلام، (انٹرنیشنل) سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔ سے مفت حاصل کی جاسکتی ہیں۔ فون 602292

لیکن دستی حاصل کریں۔

Scanned with CamScanner